السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دھوپ میں رکھا ہوا پانی وضواور غسل میں استعمال کرنا چاہیے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

وضواور غسل میں اس کا استعمال بلاکراہیت جائزہے،چنانچہ میزان شعرانی میں ہے:

"ومن ذلک قول الأئمة الثلاثة بعدم کراهة استعمال الماء المشمس فی الطهارة مع الأصح من مذهب الشافعی من کراهية استعماله ، فالأول مخفف ، والثانی مشدد ، فرجع إلی مرتبتی المیزان ، ووجه الأول عدم صحة دلیل فیه ، فلوأنه کان یضر الأمة لبینه لهم رسول الله صلی الله علیه وسلم ، ولوفی حدیث واحد ، أما والأثر فی ذلک عن عمر رضی الله عنه فضعیف جدا فبقی الأمر فیه علی الإباحة"[1]

[اس سلسلے میں ائمہ ثلاثہ کا مذہب یہ ہے کہ طہارت کے لیے ماے مشمس (دھوپ میں گرم ہونے والا پانی) کا استعمال مکروہ نہیں ہے،جب کہ صحیح قول کے مطابق امام شافعی رحمہ اللہ ایسے پانی کے استعمال کی کراہیت کے قائل ہیں۔پہلے قول میں آسانی ہے،جب کہ دوسرے قول میں شدت پائی جاتی ہے۔پہلے قول کی بنیاد یہ ہے کہ اس پانی کے استعمال میں کراہت کی کوئی صحیح دلیل ثابت نہیں ہے تو یہ دونوں ترازو کے دونوں پلڑوں میں رکھے جائیں گے۔اگر ایسا پانی نقصان دہ ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی وضاحت فرمادیتے،چاہے کسی ایک حدیث ہی میں سہی۔اور اس کے متعلق میں جو عمر رضی اللہ عنہ سے اثر مروی ہے،وہ انتہائی ضعیف ہے،لہٰذا ثابت ہوا کہ ایسا پانی استعمال کرنا مباح اور جائز ہے]

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ’’بحکمِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پانی کو تابِ آفتاب میں گرم ہونے کو رکھا،واسطے غسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

اس بارے میں کہ دھوپ میں رکھا ہوا پانی وضواور غسل میں استعمال کرنا چاہیے یا نہیں؟کوئی صحیح حدیث معلوم نہیں ہوتی،ہاں اگر طبی طور پر اس پانی کا استعمال مضر ثابت ہو تو اس کا استعمال ناجائز ہوگا،ورنہ جائز۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ،صفحہ:96

محدث فتویٰ

---

[1] المیزان للشعرانی (۱/۳۳۱)